

انیسویں صدی میں صوبہ سرحد کی صحافت

اکثر محققین کے نزدیک صوبہ سرحد میں صحافت کا آغاز ۱۸۸۸ء میں اس وقت ہوا، جب پشاور سے ”پیام حق“ نام کے ایک مذہبی رسالے کا اجرا ہوا تھا۔ لیکن یہ رسالہ قلمی تھا۔ مدیر اپنے قلم سے بیس تیس کاپیاں لکھتے اور بعد ازاں انہیں تقسیم کر دیتے تھے۔ مطبوعہ صحافت کا آغاز ۱۸۹۲ء سے بتایا جاتا ہے، جب ”حمایت اسلام“ نامی ایک ماہنامے کا اجرا ہوا۔

یہ خیال درست نہیں۔ صوبہ سرحد میں صحافت کا آغاز ۱۸۵۴ء میں ہوا تھا۔ اخبار ”مطبع مرتضائی“ سرحد کا پہلا اخبار تھا۔

اخبار مطبع مرتضائی

مطبع مرتضائی ۱۸۵۴ء میں پشاور میں قائم ہوا۔ مندرجہ ذیل شعر سے اس کے سال اجرا کا پتہ چلتا ہے۔

ہمیشہ فضل اس کا ہے سن و سال

یہی مرتضائی کے ہے حسب حال

۱۶۔ اپریل ۱۸۵۴ء کو ”اخبار مطبع مرتضائی“ کا اجرا ہوا۔ یہ اردو اخبار تھا۔ اس کے مالک

مدیر حاجی علی کرم شیرازی تھے جو ایران کے رہنے والے تھے اور پشاور چلے آئے تھے۔

۱۷۔ فارغ بخاری، اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد (پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء) ص: ۷۲، ۷۳؛

Abdul Haq Ahqar Sarhadi, "Journalism in N.W.F.P. in the light of history" (paper presented at the 17th Pakistan History conference, Karachi, February 1977), p.3

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ افضل حق قرشی، ”صوبہ سرحد کا پہلا اردو اخبار: اخبار مطبع مرتضائی پشاور“، ”المعارف“

خصوصی شمارہ ۱۲ (مارچ۔ اپریل ۱۹۸۶ء) ص: ۱۱۸

یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ شروع میں ہر اتوار کو شائع ہوتا تھا لیکن ۱۸۵۶ء سے ہر سوموار کو شائع ہونے لگا۔ اخبار ۱۲۸۴ ایچ کے بارہ صفحات پر مشتمل تھا۔ صفحات کے نمبر پورے سال کے لیے مسلسل لگائے جاتے تھے۔ پیشگی سالانہ چندہ ۹ روپے، پیشگی سشماہی ۶ روپے اور پیشگی ماہوار ایک روپیہ چار آنے تھا۔ اخبار کا نام کبھی ”مطبوع مرتضائی پشاور“ کبھی ”اخبار مطبع مرتضائی پشاور“ اور کبھی پھر ”مطبوع مرتضائی پشاور“ چھپتا رہا۔

اخبار میں باقاعدہ ادارے تو نہ ہوتے تھے البتہ کہیں کہیں خبروں کے ساتھ ہی ان پر بحث و تنقید ہوتی تھی اور کہیں کسی اہم واقعے پر تبصرہ شامل ہوتا تھا۔ اردو اور انگریزی اخبارات سے لی ہوئی چند عالمی خبریں، صوبائی اور مقامی خبریں اور بعض اوقات نظمیں اور غزلیں شائع ہوتی تھیں۔ ہر خبر کا ایک عنوان ہوتا تھا۔ مثلاً خبر روم دروس، خبر لکھنؤ، خبر طوفان وغیرہ۔

اس کے خریداروں میں معروف عیسائی پادری فنڈر، نواب یوسف علی خان والی رام پور اور چیف کمشنر پنجاب کے نام خاصے نمایاں ہیں۔ اخبار نہ صرف پشاور بلکہ دور دراز مقامات لاہور، دوآبہ، رام پور، شاہجہاں آباد تک پڑھا جاتا تھا۔

۱۸۵۷ء کے دوران مدیر کو باغیانہ مواد کی اشاعت پر جیل بھیج دیا گیا اور اخبار کی اشاعت بند ہو گئی۔ باغیانہ مواد اس کے ۱۹- مئی ۱۸۵۷ء کے شمارے میں ”ایک غلط اور اشتعال انگیز“ رپورٹ تھی، جس میں لکھا گیا تھا کہ قلات غلزنئی رجمنٹ نے بیرونی چوکیوں پر اپنے افسروں کو قتل کر دیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ۱۹- مئی ۱۸۵۷ء کا شمارہ اس اخبار کا آخری شمارہ تھا۔ اس کی اشاعت کے ساتھ ہی مدیر کو جیل بھیج دیا گیا اور اس طرح اخبار کی اشاعت بند ہو گئی۔

خوش بہار

اس کا اجرا نومبر ۱۸۵۴ء میں پشاور سے ہوا۔ یہ اردو اخبار تھا۔ ۵۷ دورانیہ، مالک، مدیر اور مطبع کے متعلق معلومات دستیاب نہیں۔

۵۷ سید محمد اشرف نقوی، اختر شمشادی (لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء) ص ۱۱۶؛ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید

نے سال اجراء ۱۸۵۴ء تحریر کیا ہے۔ عبدالسلام خورشید، صحافت پاکستان و ہند میں (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء) ص ۱۲۴
۵۸ محمد عتیق صدیقی، ہندوستانی اخبار نویسی، کمپنی کے عہد میں (علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء) ص ۲۵۶

اخبار طبابت

یہ طبی ماہنامہ پشاور سے جاری ہوا۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے خیال کے مطابق یہ ۱۸۵۷ء سے قبل کی صحافت کے ذیل میں آتا ہے۔ لیکن ایک دوسرے مقام پر اس بارے میں وہ غیر یقینی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہ امداد صابری نے اس کا سن اجرا ۱۸۶۱ء تحریر کیا ہے۔ اخبار طبابت کا اولین ذکر ہمیں گارسیں دتاسی کے خطبات میں ملتا ہے۔ اپنے دسویں خطبے بابت، ۱ فروری ۱۸۶۱ء میں وہ اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں :

”پشاور میں ایک طبی ماہوار رسالہ جاری ہوا ہے۔ اس کا نام اخبار طبابت ہے۔“

نواں خطبہ ۵ مئی ۱۸۵۹ء کو دیا گیا تھا۔ یہ ماہنامہ ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء کے دوران شائع ہوا ہوگا۔ رسالے کا مقصد دتاسی کے بقول یہ تھا:

”ہندو وید اور مسلمان حکیموں کے لیے چاہے وہ اپنا سچ کا کام کرتے ہوں یا انگریزی حکومت میں ملازم ہوں، تبادلہ خیالات کا ایک ذریعہ ہم پہنچایا جائے، اور طبابت اور جراحات کی معلومات میں اضافہ کیا جائے۔ اس لیے کہ یورپی نقطہ نظر سے ان کا علم بہت پستی کی حالت میں ہے۔“

فارسی اخبار

اس کا اجرا ۱۸۷۲ء میں پشاور سے ہوا۔ منشی محمد صادق پشاوروی اس کے مہتمم تھے۔

محکمہ میگزین

گارسیں دتاسی اپنے مقالے ”ہندوستان زبان و ادب ۱۸۷۷ء میں“ تحریر کرتے ہیں:

۱۷ عبد السلام خورشید، صحافت پاکستان و ہند میں (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء) ص: ۱۲۴

۱۸ ایضاً ص: ۱۲۴

۱۹ امداد صابری، تاریخ صحافت اردو جلد دوم (مکتبہ حسن زمان [س-ن] ص: ۱۷۹

۲۰ گارسیں دتاسی، خطبات گارسیں دتاسی (اورنگ آباد دکن: انجمن ترقی اردو، ۱۹۳۵ء) ص: ۲۷۵

۲۱ ایضاً

۲۲ سید محمد اشرف نقوی، اختر شہنشاہی (لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء) ص: ۱۸۲

” پچھلے سال ہندوستان میں جتنے اخبار شائع ہوئے تھے، ان کا گوشوارہ
ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔“ ۱۲
آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

” بعض نئے ہندوستانی اخبارات کے نام چھوٹ گئے تھے، جنہیں میں اب
درج کرتا ہوں۔“ ۱۳

اسی کے ذیل میں ”محکمہ میگزین“ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور یہ اطلاع بھی کہ یہ پشاور سے شائع ہوتا تھا۔
انجمن اخبار

اس کا اجرا ۱۸۸۰ء میں پشاور سے ہوا۔ یہ ہفتہ وار فارسی اخبار تھا اور مطبع شرقی پشاور میں
چھپتا تھا۔ ۱۴ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء سے یہ اطلاع ملتی
ہے کہ ”انجمن پشاور“ نامی ایک فارسی ہفت روزہ پشاور سے شائع ہوتا تھا۔ ۱۵ یہ غالباً وہی ہفت
روزہ ہے جس کا اجرا ۱۸۸۰ء میں ہوا تھا اور جس کا نام ”انجمن اخبار“ تھا۔

یہ انجمن پشاور کا ترجمان تھا۔ انجمن پشاور ۱۸۹۰ء میں قائم ہوئی۔ ۱۶ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک
پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء میں اس کے بارے میں یہ معلومات ملتی ہیں:

۱۲ گارساں دتاسی، مقالات گارساں دتاسی ج دوم (دہلی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۳ء) ص: ۳۶۴

۱۳ ایضاً، ص: ۳۶۸؛ اجمل ملک نے دتاسی کے حوالے سے اسے جنگ آزادی کے لگ بھگ

شائع ہونے والا رسالہ تحریر کیا ہے۔ جو دتاسی کی تحریر کی روشنی میں درست نہیں۔ اجمل ملک،
صحافت صوبہ سرحدیں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء) ص: ۲۴۱

۱۴ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۰-۱۸۸۱ء (لاہور: مطبع آفتاب پنجاب، ۱۸۸۲ء)

ص: ۳۹۶

۱۵ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس، ۱۸۸۴ء)

ص: ۲۲۶

۱۶ Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table No.63, p.CL

” اس ضلع میں صرف یہی انجن ہے۔ کچھ برس گزرے ہیں کہ اس انجن کو بادری
ٹی۔ پی۔ بیوز صاحب نے جو اس کا پریذیڈنٹ ہے قائم کیا تھا۔ اور قاضی طلا محمد
اس کا سیکرٹری ہے۔“

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴) گارسیں دتاسی نے ”انجن پشاور“ کا ذکر ۱۸۷۲ء میں کیا ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں :
” ۱۸۷۲ء میں ادبی انجنوں کی تعداد اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ خصوصیت سے پشاور اور جالندھر کی
انجنوں کا ذکر کروں گا۔“ گارسیں دتاسی، مقالات گارسیں دتاسی ج ۱، اول (دہلی: انجن ترقی اردو
ہند، ۱۹۴۳ء) ص: ۳۷۷
” قاضی طلا محمد (۱۲۱۴ھ - ۱۲۹۷ھ) خاندان قاضی خیلان، دو سائے پشاور اور اولاد قاضی عبدالکریم
خاں سے ہے۔ علوم عربی، فارسی، انگریزی میں اچھا ماہر ہے۔ شعر و سخن کی طرف اس کا زیادہ
خیال اور حلیم الطبع، سلیم المزاج، سادہ وضع ہے۔ اس کی تالیف کردہ کتب یہ ہیں :

دیوان فارسی

دیوان عربی

جواہر النفر

سَلَوَةُ التَّحْرِیرِ فی ترجمۃ التَّحْرِیرِ

نَفْحَةُ الْمِسْکِ .

تَسْلِیَةُ الْعُقُولِ فی تَخْطِیَةِ الْفُضُولِ

سَلَوَةُ الْکُنَیْبِ بِمَنْ لَا یَحْضُرُ الْجَنَیْبِ

قصیدہ بائیدہ در عمل بالحديث

گوپال داس، تاریخ پشاور (لاہور: مطبع کوہ نور [س-ن])، ص ۷۰۹

رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس)

۱۸۸۳ء، ص: ۶۴۰

انجمن پشاور کے قیام اور اس کے مقاصد کے بارے میں
Report on the Administration of the Punjab میں یہ لکھا ہے:

”چرچ مشن ہائی سکول کے ضمن میں قائم ہوئی۔ اس کے مقاصد تمام علوم کی ترقی

اور سیاسی، سماجی اور مذہبی معاملات میں بحث و مذاکرہ ہیں۔“^{۱۹}

اجمل ملک نے عبدالودود قمر اور ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے بیانات کی تردید کرتے ہوئے
جیرالڈ بیرنر کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان دونوں کو تسامح ہوا ہے اور یہ کہ رسالے کا نام
انجمن پشاور تھا اور یہ فارسی ہفت روزہ تھا۔^{۲۰}

عبدالودود قمر نے یہ تحریر کیا ہے کہ انجمن نام کا رسالہ ۱۸۵۷ء میں مشن کی طرف سے شروع ہوا
اور ۱۸۷۸ء میں بند ہو گیا۔^{۲۱} بظاہر اس بیان میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔ اس لیے اس کا اجرا
”انجمن پشاور“ کے قیام سے قبل کا بتایا گیا ہے اور اجمل ملک جس رسالے کا ذکر کر رہے ہیں، وہ
انجمن پشاور کا ترجمان تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب ”صحافت پاکستان دہند میں“ کے
باب ”اخبار انجمن پنجاب“ کے ذیل میں ”دوسرے جماعتی اخبار اور رسالے“ کے عنوان کے تحت
”اختر شمشاہی“ کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ:

”رسالہ انجمن پشاور: ۱۸۸۳ء میں اجرا ہوا۔ سالانہ نکلتا تھا۔“^{۲۲}

اختر شمشاہی میں ”انجمن پشاور“ کے عنوان کے تحت فارسی ہفت روزے کا ذکر نہیں بلکہ
سالانہ روڈاد کا تذکرہ ہے۔ مولف اختر شمشاہی لکھتے ہیں:

انجمن پشاور

”پشاور، ۱۲۔ ورق خورد، سالانہ روڈاد، مطبع شریفی، میاں محمد شریف میں طبع

^{۱۹}

Report on the Administration of the Punjab and its
dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table
No.63, p.CL

^{۲۰} اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحدیں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء)، ص: ۳۵۰

^{۲۱} عبدالودود قمر، ”صوبہ سرحدیں صحافت“، جمہور (مارچ ۱۹۷۵ء)، بحوالہ اجمل ملک محولہ بالا۔

^{۲۲} عبدالسلام خورشید، صحافت پاکستان دہند میں (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء)، ص: ۲۶۸

ہوتی ہے۔ کاتب محمد عظیم سار جنٹ بمکان شاہزادہ سلطان ابراہیم صاحب بہادر
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، منشی حسین بخش صاحب پرنٹنگ و پبلشنگ منشی انجن

۲۶۔ ذیقعد ۱۳۰۰ھ - ۶۱۸۸۲ - ۵۳

اجبار انجن پشاور

یہ اردو ہفت روزہ ۶۱۸۸۱ میں پشاور سے جاری ہوا۔ ۵۳۔ یہ ”انجن پشاور“ کا ترجمان تھا۔ ۵۴
ہر جمعہ کو مطبع شریفی پشاور سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ مطبع شریفی کے مالک محمد شریف
ہی اس اخبار کے مالک تھے۔ اس کا اظہار اخبار میں شائع شدہ مندرجہ ذیل اشتہار سے ہوتا ہے:

”یہ اخبار صادق الاظہار بروز ہر جمعہ چھپ کر خدمات ناظرین میں بھیجا جاتا ہے
جن صاحبوں کو شوق خریداری ہو بندہ محمد شریف مالک مطبع سے طلب فرمایا کریں
باد آفیس“ ۵۶

اخبار ۱۲ × ۹۔ اپنی کے چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ صفحات کے نمبر پورے سال کے
یہ مسلسل لگائے جاتے تھے۔ اخبار کی شرح قیمت مندرجہ ذیل تھی:

پیشگی	نی پرچہ	۳ پائی
	ماہوار	ایک آنہ

۵۳ سید محمد اشرف نقوی، اختر شمشادہی (لکھنؤ: اختر پریس، ۶۱۸۸۸)، ص: ۶۷

۵۴ میرے ہاں اخبار انجن پشاور کا ۱۳۔ جولائی ۱۸۸۳ء کا ایک شمارہ محفوظ ہے۔ اس پر جلد ۳
نمبر ۲۹ چھپا ہے۔ اس کی ہفت روزہ اشاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ۱۸۸۱ء میں
جاری ہوا۔

۵۵ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء میں انجن پشاور کے تحت
یہ درج ہے: ”اس انجن کی جانب سے ایک اخبار شائع ہوتا ہے جس کو اخبار انجن پشاور کہتے ہیں۔“
رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس، ۶۱۸۸۴)
ص: ۶۲۰۔

۵۶ اخبار انجن پشاور، ۱۳ جولائی ۱۸۸۳ء

پیشگی	سہ ماہی	۳ آنے ۳ پائی
	ششماہی	۶ آنے ۶ پائی
	سالانہ	۱۳ آنے
مابعد	نی پرچہ	۶ پائی
	ماہوار	۲ آنے
	سہ ماہی	۶ آنے ۳ پائی
	ششماہی	۱۱ آنے ۶ پائی
	سالانہ	ایک روپیہ دس آنے

اخبار میں باقاعدہ اداریے نہیں ہوتے تھے۔ اردو اور انگریزی اخبارات سے لی ہوئی چند عالمی خبریں، کچھ مقامی خبریں اور اشتہار درج اخبار ہوتے تھے۔ عنوانات اس طرح کے ہوا کرتے تھے۔ مثلاً ”کوہاٹ“ اس کے تحت ذبیحہ کاؤپر ہندو سکھ فساد کی خبر درج ہے۔ ”تجویزات جلسہ عام کمیٹی“ کے تحت کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۹۔ جولائی ۱۸۸۳ء کی روئداد صفحات پر مشتمل شائع ہوئی ہے۔ یہ بوصولی اجرت شائع کی جاتی تھی۔ ”از اخبارات“ کے عنوان کے تحت ملکی اخبارات سے خبروں کا انتخاب درج کیا جاتا تھا، ایسے اخباروں میں ”نور افشاں“ اور ”دہدہ سکندری“ کے نام ملتے ہیں۔ اشتہارات بھی شائع ہوتے تھے۔ ان میں پشاور فرانٹیر بینک اور سبز چائے کے ایک تاجر کے اشتہار ہیں۔

اجرت طبع اشتہار دیگر مضامین فی سطر ۲ آنے، فی کالم ایک روپیہ اور فی صفحہ ۲ روپیہ تھی۔ ایک بار سے زیادہ چھپوانے پر نصف قیمت لی جاتی تھی۔

فرانٹیر میگزین

یہ ماہوار رسالہ یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے جاری ہوتا تھا۔ اس کا ذکر روئداد اجلاس خاص انجمن ہزارہ منعقدہ

۱۲۷ ”انجمن ہزارہ“ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو قائم ہوئی۔ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ میں اس کے بارے میں مندرجہ ذیل معلومات ملتی ہیں: ”اس ضلع میں صرف یہی انجمن ہے اور اس کی اغراض وہ ہیں جو انجمن پنجاب کی ہیں۔ راجہ جہان داد خاں پرنسپل ڈسٹ اور نجف علی سیکریٹری ہیں۔“

رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ ۱۸۸۷ء میں ۱۸۸۷ء میں رپورٹ گورنمنٹ پرنسپل ۱۸۸۷ء میں ۶۴: ۶۴

۱۵۔ جنوری ۱۸۸۵ء میں ملتا ہے۔ سید عمران شاہ تحریر کرتے ہیں:

” لالہ روپ نعل مالک خوشروپ پریس کی درخواست واسطے اجرائے اخبار کے پیش ہوئی جس میں انھوں نے انجمن کی ایڈیٹری قبول کرنے کی شرط پر جمیع اخراجات کا ذمہ اٹھایا ہے اور پلاسٹکس بغرض اشاعت طلب کیا۔۔۔۔۔“

اس پر جنرل سیکرٹری نے ایک مختصر مگر پُر تاثیر تقریر میں اخبار کے فوائد اور ان میں مدد دینے کی ضرورت کو ثابت کیا اور ساتھ ہی یہ بیان فرمایا کہ جو مشل انجمن سے باہر گیا تھا، جہاں جہاں انھوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے وہاں پر سب لوگ اس اخبار کی مدد کے لیے تیار اور ہر طرح اس کے اجرائے میں خوش ہیں۔۔۔۔۔ قرار پایا کہ یہ اخبار مابواری بنام فرامیئر یکنین یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے جاری کیا جائے تاکہ اس عرصے میں مختلف مقامات سے اس کی امداد کے لیے درخواستیں پہنچ جائیں۔ ۱۵

بھارتی رسالہ ۱۵

یہ اردو ماہنامہ ڈیرہ اسماعیل خاں سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں سیاسی اور عمومی خبریں درج ہوتی تھیں ۱۵ اور حالات و واقعات پر تبصرے شامل ہوتے تھے۔ اس کا اول ذکر ہمیں

Selections from the Vernacular Newspapers published in the Punjab.

میں ملتا ہے۔ اس کی ۶۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کی اشاعت میں بھارتی رسالے کے اگست ۱۸۸۸ء کے شمارے سے انڈین نیشنل کانگریس کے بارے میں رائے نقل کی گئی ہے۔ اس کی اشاعت تین سو فی۔ یہ غالباً بھارتی بھاکا ترجمان تھا جو ۱۸۸۲ء میں قائم ہوئی تھی اور جس کے مقاصد تعلیمی، سماجی اور عمومی ترقی تھے ۱۵

۱۵ روٹنڈا اجلاس خاص انجمن ہزارہ منعقدہ ۱۹۔ جنوری ۱۸۸۵ء، روبر بند ۲۔ فروری ۱۸۸۵ء ص ۲۴

۱۵ اجمل ملک نے رسالے کا نام ”بھارتی رسالہ“ اور سن اجرا ۱۸۸۹ء تحریر کیا ہے۔ اجمل ملک

صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء) ص ۳۶

۱۵ Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table No.63, p.CL

۱۵ ایضاً

انجمن حمایت اسلام

اس رسالے کا اجرا ۱۸۹۲ء میں پشاور سے ہوا۔ یہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی پشاور شاخ کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ اس کے دورانیہ کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ عبدالودود قمر کے مطابق یہ ماہنامہ تھا۔^{۳۲} جب کہ فارغ بخاری اسے ہفتہ وار تحریر کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کا ماہنامہ ہونا زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والا رسالہ بھی ماہنامہ تھا۔ یہ رسالہ پشاور میں مرتب ہو کر لاہور میں چھپتا تھا۔

ہمدلعزیز

یہ اردو ہفت روزہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں سنت پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ اس کا اول ذکر ہمیں Annual Report on the Vernacular Press of the Punjab for the year 1898 میں ملتا ہے۔ اس کے مالک سنت پریس دیال تھے جو ۱۸۸۰ء تک سرکاری ملازمت میں بحیثیت جرمانہ محرر رہے۔ بعد ازاں ریاست جموں و کشمیر میں وکیل رہے۔ شروع میں کوئی مدیر نہ تھا۔ مالک ہی ادارت کرتے تھے۔ اس کی اشاعت ۴۵ تھی۔^{۳۳} یہ رسالہ ۱۹۰۰ء میں بند ہو گیا تھا۔ اس وقت یہ پندرہ روزہ تھا اور اس کی اشاعت ۴۰ تھی۔^{۳۴} ۱۹۰۰ء میں برج لال نامی ایک غیر معروف شخص اس کے مدیر تھے۔

Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900.

کے مطابق حکومت کے ضمن میں رسالے کا لچہ موڈب، سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں۔ مدیر کم تعلیم یافتہ شخص ہے۔ عمومی طور پر دوسرے رسائل سے خبریں اور مضامین نقل کیے جاتے ہیں، خاص

۳۲ عبدالودود قمر، ”صوبہ سرحد میں صحافت“، جمہور (مارچ ۱۹۵۵ء) بحوالہ اجمل ملک، صحافت

صوبہ سرحدیں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء) ص: ۳۶

۳۳ فارغ بخاری، اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد (پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء) ص: ۲۷

۳۴ Annual Report on the Vernacular Press of the Punjab for the year 1898, p 111

۳۵ Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.12 © rasailojaraid.com

طور پر ان سے جو نیشنل کانگریس کے حلیف ہیں۔ اس کا اچھا یا برا کوئی اثر نہیں۔ کاروباری مالی حالت مایوس کن، یہ زیادہ دیر چلتا نظر نہیں آتا۔^{۳۵}

دولت ہند

یہ اردو ہفت روزہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں جگدیش پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ اس کے اجراء کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ جیرالڈ بیریر کے مطابق یہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا^{۳۶}۔ اجمل ملک نے ڈاکٹر لعل بہا کے ایک مقالے کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ:

”ڈاکٹر لعل بہا کے مطابق دولت ہند ڈیرہ اسماعیل خان سے ۱۹۰۰-۱۹۰۳ء

میں شائع ہوا۔“^{۳۷}

یہ درست نہیں۔ ڈاکٹر لعل بہا نے صوبہ سرحد کی انتظامی رپورٹ کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ:

”۱۹۰۲-۱۹۰۳ء میں صوبہ سرحد میں تین دیسی اخبارات تھے۔ ایک تحفہ سرحد

بنوں، دوسرے دولت ہند اور فرنیٹر گزٹ ڈیرہ اسماعیل خان۔“^{۳۸}

اس میں اجرا کا نہیں، موجودگی کا ذکر ہے۔ یہ ہفت روزہ ۱۹۰۰ء میں جاری ہوا تھا۔^{۳۹} اس کی اشاعت ۲۵۰ تھی۔

ہفت روزہ کے مالک اور مدیر ٹل رام تھے، سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان کے والد گنگا رام، ڈیرہ اسماعیل خان کے ضلعی دفتر میں محرر تھے اور والد کی طرح ٹل رام کا بھی معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہے۔ وہ کوشاں تھا کہ اعتبار و منزلت حاصل کرے، لیکن ضلع میں اسے حقارت

۳۶ ایضاً

۳۷ بحوالہ اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء) ص: ۴۱

۳۸ ایضاً

۳۹

Lal Baha, Press in the N.W.F.P. (1900-1930), Journalism 4:1 (1978) P.2.

۴۰

Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.10-11

کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رسالے کے بارے میں یہ تحریر ہے کہ اس کا لہجہ غیر جانبدار نہ ہے۔ اس کا اپنا کوئی سیاسی مزاج نہیں، البتہ مالک کا تعلق نیشنل کانگرس سے ہے۔ رسالے کا دعویٰ ہے کہ وہ زمینداری ایسوسی ایشن (جس کا کوئی مسلمہ وجود نہیں) کا ترجمان ہے۔ اچھایا بُرا اس کا کوئی اثر نہیں۔ کاروباری مالی معاملات بالواس کن ہیں اور یہ زیادہ دیر تک چلتا نظر نہیں آتا۔^{۱۹۵}
ڈاکٹر لعل بہا کے مطابق یہ ۱۹۰۵ - ۱۹۰۶ء میں بند ہو گیا تھا۔^{۱۹۶}

تحفہ سرحد

یہ اردو ہفت روزہ بنوں میں چرچ مشن پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ امداد صابری نے اس کی تاریخ اجرا جنوری ۱۸۹۷ء تحریر کی ہے۔^{۱۹۷} لیکن سرکاری رپورٹ میں اس کا اجرا ۱۹۰۰ء میں بتایا گیا ہے۔^{۱۹۸} اس کی اشاعت ۳۵۰ تھی۔
مالک چرچ مشنری سوسائٹی کے ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پینل تھے اور پہلے مدیر ایک مقامی عیسائی مرزا علی شاہ نامہ تھے۔ پیارے لال شاہر بھی اس کے مدیر رہے ہیں۔^{۱۹۹}
رسالے کا بنیادی مقصد غیر نیشنل تحیمت کی اشاعت تھا۔ رپورٹ میں تحریر ہے کہ یہ فی الحال سیاسیات کے وسیع سوال کو نہیں چھیڑتا۔ البتہ تمام مقامی مسائل اور دلچسپیوں پر بحث کرتا ہے۔^{۲۰۰}

۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر پینل کا انتقال ہو گیا اور غالباً اس کے ساتھ ہی رسالے کی اشاعت بند ہو گئی۔^{۲۰۱}

۱۹۱۱ ایضاً

۱۹۱۲ Lal Baka, opt cit.

۱۹۱۳ امداد صابری، تاریخ صحافت اردو جلد سوم (کوٹہ راجستھان مولانا شاہ اسماعیل الحق، [۱۹۶۵ء]) ص ۷۰۱۔

۱۹۱۴ Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.26-27

۱۹۱۵ امداد صابری، محولہ بالا

۱۹۱۶ ایضاً

۱۹۱۷ Lal Baka, opt cit.

کتابیات

کتب

اردو

- اجمل ملک: صحافت صوبہ سرحد میں۔ لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء
- امداد صابری: تاریخ صحافت اردو جلد دوم۔ کلکتہ: حسن زمان، [س۔ن]
- ” تاریخ صحافت اردو جلد سوم۔ کوٹرا جھٹان: مولانا شاہ اسماعیل الحق، [۱۹۶۵]
- خورشید، عبدالسلام: صحافت پاکستان و ہند میں۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء
- دتاسی، گارسیس: خطبات گارسیس دتاسی۔ اورنگ آباد دکن: انجمن ترقی اردو، ۱۹۳۵ء
- ” مقالات گارسیس دتاسی۔ دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۴۳ء۔ ج ۲
- ★ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۰-۱۸۸۱ء۔ لاہور: مطبع آفتاب
- پیشاب، ۱۸۸۳ء
- ★ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲-۱۸۸۳ء۔ لاہور: پنجاب گورنمنٹ
- پریس، ۱۸۸۴ء
- صدیقی، محمد عتیق: صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات: ۱۸۴۸-۱۸۵۳ء۔ علی گڑھ:
- انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۶۲ء
- ” ہندوستانی اخبار نویسی: کمپنی کے عہدید علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء۔
- فارغ بخاری: اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء
- گوپال داس: تاریخ پشاور۔ لاہور: مطبع کوہ نور، [س۔ن]
- نقوی، سید محمد اشرف: اختر شہنشاہی۔ لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء
- انگریزی

Alphabetical Statement of vernacular Newspapers and Periodicals published in the Punjab during the year 1900.

Annual Report on the vernacular Press of the Punjab
for the year 1898.

Report on the Administration of the Punjab and its
dependencies for 1889-90

اخبارات و رسائل

اردو

اخبار انجمن پشاور، ۱۸۸۳ء

رہبر ہند (لاہور)، ۱۸۸۵ء

المعارف (لاہور)، خصوصی شمارہ ۴، مارچ - اپریل ۱۹۸۶ء

انگریزی

Journalism (Lahore), 4:1 1978

Selections from the vernacular Newspapers published
in the Punjab, 1888.

غیر مطبوعہ

Ahgar Sarhadi, Abdul Haq, "Journalism in N.W.F.P. in
the light of history", paper presented at the 17th
Pakistan History Conference, Karachi, Feb.17, 1977.